سُورَةُ الْحَاۤقَّةِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی باون ۵۲ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۳۷ — تبٰرک الذی ۲۹/۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
اَلْحَاۤقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَاۤقَّةُ ﴿۲﴾	سچ مچ ہونے والی ﴿۱﴾ وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟ ﴿۲﴾
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاۤقَّةُ ﴿۳﴾	اور تم کو کیا معلوم ہے کہ وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے ﴿۳﴾
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾	(وہی) کھڑکھڑانے والی (جس) کو ثمود اور عاد (دونوں) نے جھٹلایا ﴿۴﴾
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾	سو ثمود تو کڑک سے ہلاک کر دیئے گئے ﴿۵﴾
وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾	رہے عاد اُن کا نہایت تیز آندھی سے ستیاناس کر دیا گیا ﴿۶﴾
سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ	خدا نے اس کو سات رات اور آٹھ دن اُن پر چلائے رکھا تو
اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى	(اے مخاطب) تو لوگوں کو اس میں (اس طرح) ڈھئے (اور مرے)
كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾	پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے ﴿۷﴾
فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾	بھلا تو اُن میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے؟ ﴿۸﴾
وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ	اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور وہ جو اُلٹی بستیوں
بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾	میں رہتے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے ﴿۹﴾
فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾	اُنہوں نے اپنے پروردگار کے پیغمبر کی نافرمانی کی تو خدا نے بھی اُنکو بڑا سخت پکڑا ﴿۱۰﴾
اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾	جب پانی طغیانی پر آیا تو ہم نے تم (لوگوں) کو کشتی میں سوار کر لیا ﴿۱۱﴾
لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَاۤ	تاکہ اس کو تمہارے لئے یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے
اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾	کان اسے یاد رکھیں ﴿۱۲﴾
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾	تو جب صُور میں ایک (بار) پھونک مار دی جائے گی ﴿۱۳﴾
وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا	اور زمین اور پہاڑ دونوں اُٹھا لئے جائیں گے۔ پھر ایک بار گی

THE REALITY

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. The Reality!
2. What is the Reality?
3. Ah, what will convey unto thee what the reality is!
4. (The tribes of) Thamûd and 'Aâd disbelieved in the judgement to come.
5. As for Thamûd, they were destroyed by the lightning.
6. And as for 'Aâd, they were destroyed by a fierce roaring wind,
7. Which He imposed on them for seven long nights and eight long days so that thou mightest have seen men lying overthrown, as they were hollow trunks of palm-trees.
8. Canst thou (O Muhammad) see any remnant of them?
9. And Pharaoh and those before him, and the communities that were destroyed, brought error,
10. And they disobeyed the messenger of their Lord, therefor did He grip them with a tightening grip.
11. Lo! when the waters rose, We carried you upon the ship:
12. That We might make it a memorial for you, and that remembering ears (that heard the story) might remember.
13. And when the trumpet shall sound one blast
14. And the earth with the

دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾
توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے ﴿۱۴﴾
mountains shall be lifted up and crushed with one crash,

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾
تو اُس روز ہو پڑنے والی (یعنی قیامت) ہو پڑے گی ﴿۱۵﴾
15. Then, on that day, will the Event befall.

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾
اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اُس دن کمزور ہوگا ﴿۱۶﴾
16. And the heaven will split asunder, for that day it will be frail.

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾
اور فرشتے اُسکے کناروں پر (اُتر آئینگے) اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اُس روز آٹھ فرشتے اُٹھائے ہوں گے ﴿۱۷﴾
17. And the angels will be on the sides thereof, and eight will uphold the Throne of their Lord that day, above them.

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾
اُس روز تم (سب لوگوں کے سامنے) پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی ﴿۱۸﴾
18. On that day ye will be exposed; not a secret of you will be hidden.

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾
تو جس کا (اعمال) نامہ اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ (دوسروں سے) کہے گا کہ لیجئے میرا نامہ (اعمال) پڑھیئے ﴿۱۹﴾
19. Then, as for him who is given his record in his right hand, he will say: Take, read my book!

اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾
مجھے یقین تھا کہ مجھ کو میرا حساب (کتاب) ضرور ملے گا ﴿۲۰﴾
20. Surely I knew that I should have to meet my reckoning.

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾
پس وہ (شخص) من مانے عیش میں ہوگا ﴿۲۱﴾
21. Then he will be in a blissful state.

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾
(یعنی) اونچے (اونچے محلوں کے) باغ میں ﴿۲۲﴾
22. In a high Garden

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾
جن کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے ﴿۲۳﴾
23. Whereof the clusters are in easy reach.

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾
جو (عمل) تم ایام گذشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اُس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو ﴿۲۴﴾
24. (And it will be said unto those therein): Eat and drink at ease for that which ye sent on before you in past days.

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾
اور جس کا نامہ (اعمال) اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا اے کاش مجھ کو میرا (اعمال) نامہ نہ دیا جاتا ﴿۲۵﴾
25. But as for him who is given his record in his left hand, he will say: Oh, would that I had not been given my book!

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾
اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے ﴿۲۶﴾
26. And knew not what my reckoning is!

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾
اے کاش موت (ابدالآباد کیلئے میرا کام) تمام کر چکی ہوتی ﴿۲۷﴾
27. Oh, would that it had been death!

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾
(آج) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا ﴿۲۸﴾
28. My wealth hath not availed me,

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾
(ہائے) میری سلطنت خاک میں مل گئی ﴿۲۹﴾
29. My power hath gone from me.

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾
(حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو ﴿۳۰﴾
30. (It will be said) : Take him and fetter him

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾
پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دو ﴿۳۱﴾
31. And then expose him to hell-fire

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾
پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو ﴿۳۲﴾
32. And then insert him in a chain whereof the length is seventy cubits.

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾
یہ نہ تو خدائے جل شانہٗ پر ایمان لاتا تھا ﴿۳۳﴾
33. Lo! he used not to believe in Allah the Tremendous,

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾
اور نہ فقیر کے کھانا کھلانے پر آمادہ کرتا تھا ﴿۳۴﴾
34. And urged not on the feeding of the wretched:

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾
سو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوستدار نہیں ﴿۳۵﴾
35. Therefor hath he no lover here this day:

وَلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾
اور نہ پیپ کے سوا اُس کے لئے، کھانا ہے ﴿٣٦﴾
36. Nor any food save filth

لَا يَأْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ ع
جس کو گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا ﴿٣٧﴾
37. Which none but sinners eat.

اسرار و معارف

دُنیا کا عذاب آخرت کا پرتو ہے

کیا خبر بھی ہے کہ وہ ہونے والی چیز یعنی قیامت کس قدر ہولناک ہے اور اس میں کفار کے ساتھ کیا سلوک ہوگا جبکہ انکار و کفر کے سبب ثمود اور عاد جیسی مضبوط اور طاقتور قوموں پر دنیا میں ایسے سخت عذاب آئے۔ ثمود پر ایسی ہولناک آواز مسلط کی گئی جس نے انہیں تباہ کر دیا اور عاد پر تند ہوا جو سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل چلتی رہی اور سخت ٹھنڈی بھی تھی اس نے انہیں پٹک پٹک کر ہلاک کر دیا پس ان کی لاشیں بکھری پڑی تھیں جیسے کھجوروں کے تناور تنے گرے پڑے ہوں اور ان میں کوئی باقی نہ بچا۔ دنیا کا عذاب دراصل آخرت کے عذاب کا پرتو ہوتا ہے اگر وہ اس قدر شدید ہے تو اصل عذاب جو آخرت میں واقع ہوگا کیسا ہوگا۔ اسی طرح فرعون نے اور اس سے پہلے لُوط علیہ السلام کی بستیوں میں رہنے والوں اور دیگر اقوام نے غلط راستہ اختیار کیا کہ جب ان کے پاس اللہ کے رسول آئے تو ان کی اطاعت سے انکار کر دیا لہٰذا اللہ نے ان پر بہت سخت عذاب نازل فرمائے اور وہ تباہ و برباد ہو گئے مگر ایمان کی برکات اور اطاعتِ رسول ﷺ کا اثر ہر مقام پہ نظر آیا کہ یہ لوگ محفوظ رہے حتیٰ کہ جب نوح علیہ السلام کا طوفان آیا ساری دنیا غرق ہو گئی مگر اللہ کے رسول علیہ السلام کے اطاعت گزاروں کو ہم نے کشتی میں سوار کرا دیا کہ بعد والوں کے لیے عبرت اور نصیحت کا سبب ہو اور اسے یاد رکھا جائے۔

صُور پھونکنا

جب قیامت کے قیام کے لیے صور پھونکا جائے گا تو اس کی شدت کا یہ حال ہوگا کہ زمین اپنی جگہ سے اُٹھ اُٹھ جائے گی اور پہاڑ الگ ہو ہو کر زمین سے ٹکرائیں گے اور یوں ہر شے ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ احادیث مبارکہ کے مطابق یہ دو بار ہوگا۔ نفخہ اولیٰ جس سے اول ہر ذی روح مر جائے گا

پھر زمین آسمان پھٹ جائیں گے اور دوبارہ نفخہ ثانی جس سے ہر کوئی زندہ ہو کر میدان حشر میں جمع ہو گا۔

تب یہ روز ہو گا قیامت کے واقع ہونے کا کہ آسمان بھی پھٹ پڑیں گے اور زمین و آسمان کی ہر شئے تباہ ہو جائے گی اب آسمان جس قدر مضبوط ہیں اس روز اتنے ہی کمزور نظر آئیں گے کہ پھٹ کر تباہ ہو جائیں گے اور فرشتے کناروں تک بڑھتے چلے جائیں گے کہ جیسے جیسے پھٹتا جائے گا اور بالآخر سب تباہ ہو کر فرشتوں پر بھی موت آجائے گی۔

عرش کیا ہے اور کیا کیفیت ہو گی

اور پھر نفخہ ثانیہ کی بات ہے کہ عرش الٰہی کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے مخلوق زندہ ہو کر پیش ہو گی عرش الٰہی کیسا ہو گا اور کس طرح سے فرشتے اٹھائے ہوں گے اس کی کیفیات میدان حشر میں پتہ چلیں گی یہاں مادی دنیا میں عقل کی رسائی سے بالاتر ہے لہٰذا اسلف صالحین کا طریقہ یہ ہے ایمان لایا جائے کہ جو اس سے مراد ہے وہ حق ہے۔

اطاعت کی برکات

اور پھر سب کے اعمال کو جانچا جائے گا کوئی بھی کچھ چھپا نہ سکے گا ہاں جس کو اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں پکڑایا گیا کہ اطاعت گزاروں کو دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ بہت خوش ہوں گے یعنی اطاعت رسول کی برکت کا کمال کہ قیامت کی ہولناکی میں بھی آسے پُرمسرت لمحات نصیب ہوں گے اور وہ خوشی سے دوسروں کو دکھاتا پھرے گا کہ لو پڑھو یہ میرا اعمالنامہ ہے مجھے تو امید تھی کہ مجھے بہت کچھ ملنے والا ہے یعنی اسی امید پر تو دنیا میں دین پہ قائم رہا اور اس شخص کو من پسند عیش جنت میں حاصل ہوں گے جہاں ہمیشہ شاخیں پھلوں سے جھکی رہتی ہیں کہ ہمیشہ ہمیشہ بہار ہے اور کہا جائے گا کہ جس قدر دنیا میں مجاہدہ کیا اور اطاعت کی اب یہاں موج سے رہو اور کھاؤ پیو یہ سب تمہاری خاطر ہے دوسری طرف جس کو اس کا اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا کہ نافرمانوں کو بائیں ہاتھ میں تھمایا جائے گا تو وہ حسرت سے کہے گا اے کاش کبھی یوم حساب نہ آتا اور مجھے اعمالنامہ نہ ملتا اور مجھے میرے انجام کا پتہ ہی نہ ملتا اے کاش موت عدم کا نام ہوتا کہ مر کر ہر شئے ختم ہو جاتی۔ آج میرا مال و زر جس کی خاطر اطاعت سے محروم رہا میرے کام نہ آیا اور میری طاقت اور شان و شوکت سب برباد ہو گئی۔

باطل نظامِ معیشت کا اثر

حکم ہوگا اسے پکڑ کر اس کی گردن میں طوق ڈال دو اور اسے دوزخ میں پھینک کر دوزخ کی زنجیروں میں پرو دو کہ یہ اللہ کی عظمت پہ ایمان نہ لاتا تھا اور اُس کی دنیا میں اپنی پسند نافذ کیے ہوئے تھا۔ اسے ان غربا کا خیال تک نہ تھا جو اس کے ماتحت آ گئے تھے لہٰذا آج یہاں کسی کو اس کی پرواہ نہیں نہ کوئی اس کا دوست ہے اور آج اس کو دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ کھانے کو ملے گی کہ دنیا میں غربا کا حق کھاتا تھا لہٰذا خطاکاروں اور ایسے مالی نظام کے چلانے والوں کو جس سے غریب کے حق پہ یہ عیش کرتے ہیں دوزخ میں یہی غذا ملے گی۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۳۸ تا ۵۲ — تبٰرک الذی ۲۹/۶

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿۳۸﴾	تو ہم کو اُن چیزوں کی قسم جو تم کو نظر آتی ہیں ﴿۳۸﴾	38. But, nay! I swear by all that ye see
وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿۳۹﴾	اور اُن کی جو نظر نہیں آتیں ﴿۳۹﴾	39. And all that ye see not.
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۴۰﴾	کہ یہ (قرآن) فرشتۂ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے ﴿۴۰﴾	40. That it is indeed the speech of an illustrious messenger.
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿۴۱﴾	اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم ایمان لاتے ہو ﴿۴۱﴾	41. It is not poet's speech—little is it that ye believe!
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾	اور نہ کسی کاہن کے مزخرفات ہیں لیکن تم لوگ بہت ہی کم فکر کرتے ہو ﴿۴۲﴾	42. Nor diviner's speech—little is it that ye remember!
تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾	(یہ تو) پروردگارِ عالم کا اُتارا (ہوا) ہے ﴿۴۳﴾	43. It is a revelation from the Lord of the Worlds.
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿۴۴﴾	اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنا لاتے ﴿۴۴﴾	44. And if he had invented false sayings concerning Us,
لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿۴۵﴾	تو ہم اُن کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ﴿۴۵﴾	45. We assuredly had taken him by the right hand
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿۴۶﴾	پھر اُن کی رگِ گردن کاٹ ڈالتے ﴿۴۶﴾	46. And then severed his life-artery,
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿۴۷﴾	پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا ﴿۴۷﴾	47. And not one of you could have held Us off from him.
وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ﴿۴۸﴾	اور یہ (کتاب) تو پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے ﴿۴۸﴾	48. And lo! it is a warrant unto those who ward off (evil).
وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ ﴿۴۹﴾	اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اسکو جھٹلانیوالے ہیں ﴿۴۹﴾	49. And lo! We know that some among you will deny (it).
وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿۵۰﴾	نیز یہ کافروں کے لئے (موجب) حسرت ہے ﴿۵۰﴾	50. And lo! it is indeed an anguish for the disbelievers.
وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿۵۱﴾	اور کچھ شک نہیں کہ یہ برحق قابلِ یقین ہے ﴿۵۱﴾	51. And lo! it is absolute truth.
ع فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۵۲﴾	سو تم اپنے پروردگار عزوجل کے نام کی تنزیہ کرتے رہو ﴿۵۲﴾	52. So glorify the name of thy Tremendous Lord.

اسرار و معارف

قسم ہے ان چیزوں کی جو تمہیں دکھائی دیتی ہیں اور ان کی جو تم نہیں دیکھ سکتے کہ کائنات کی ہر شئے اور ہر طاقت اس پر گواہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو ایک معزز فرشتے کے ذریعہ سے اللہ کے برحق رسول ﷺ پہ نازل ہوا ۔ یعنی قرآن نے دیکھے اَن دیکھے نتائج کے لیے بھی ایسا جامع نظامِ حیات دیا کہ عقیدے عبادت سے لے کر عمل تک دنیا کے ہر خطے ہر موسم اور ہر قوم کے لیے بہترین نتائج پیدا کرتا ہے ظاہراً بھی جو نظر آتے ہیں اور باطناً بھی جو حقائق فی الحال نگاہ سے اوجھل ہیں اور آخرت میں سامنے آئیں گے بھلا ایسا کامل و مکمل نظام بجز اللہ کے کون دے سکتا ہے یہ سب اس بات پر گواہ ہے کہ فرشتہ کا لایا ہوا اللہ کا کلام اللہ کا برحق رسول ﷺ سناتا ہے نہ یہ محض شاعرانہ بات ہے کہ وہ تو اکثر قابلِ عمل ہی نہیں ہوتی اور نہ کسی کاہن کا کلام ہے کہ جو شیاطین سے سُن کر کچھ اٹکل پچو سے سچ جھوٹ ملا کر تیار کرتے ہیں بھلا ان سے اس قدر عظیم نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں ہرگز نہیں لیکن کفار کو اس کے باوجود بھی اس پر ایمان نصیب نہیں اور نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہیں یہ تو اس پروردگار کا کلام ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے یعنی سب کی ضروریات کا پورا کرنے والا ہے ۔

حفاظتِ الٰہیہ

اسی نے ایسا نظام بخشا ہے کہ سب کے حقوق کا محافظ ہے اور یہی سبب ہے کہ رسول برحق ﷺ کو اللہ کی حفاظت حاصل ہے اگر یہ اپنی طرف سے سب کچھ بنایا گیا ہوتا تو جس طرح اس نے دُنیا کے تمام نظاموں اور حکومتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور سب کچھ مٹا کر اللہ کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے اس کے داعی تو قید و بند میں ہوتے یا قتل کر دیئے گئے ہوتے یہاں ان مصیبتوں کو اپنی طرف منسوب فرمایا کہ اللہ حفاظت نہ فرماتے اور کفار کے غضب کا شکار بنا دیتے اور کوئی بھی بچانے والا نہ ہوتا مگر یہ سب اس لیے نہیں ہوا کہ آپ ﷺ رسولِ برحق ہیں اور یہ اللہ کا کلام ہے اور ہر اُس آدمی کی مکمل راہنمائی کرتا ہے جو اپنا رشتہ اللہ کریم سے جوڑ لے ۔ جو ایمان نہیں لاتے وہ بھی اللہ سے پوشیدہ نہیں ہیں گو کہ آج نہیں مان رہے مگر آخر ایک روز یہی قرآن ان کے لیے حسرت

کا سبب ہوگا اور کہیں گے کاش ہم نے مانا ہوتا یہ حقیقی اور یقینی بات ہے یعنی قرآن حقائق پہ مبنی ہے لہٰذا اس عطا پر اپنے عظیم پروردگار کی پاکی بیان کیا کر۔ جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے رکوع کی تسبیح کے طور پر متعین فرما دیا۔